کتاب نما

سفر آدھی صدی کا، عبدالکریم عابد۔ ناشر: ادارہ معارف اسلامی، ڈی-۳۵، بلاک ۵، فیڈرل بی ایریا، کراچی-۷۵۹۵۰۔ صفحات: ۳۲۰۔ قیمت، مجلد: ۱۵۰، غیرمجلد: ۱۲۰ روپے۔

گزرنے والا ہر لمحہ تاریخ ہے، مگر کتنے لوگ ہیں جو لمحوں کو تاریخ سمجھتے ہیں اور ان لمحوں کی زنبیل میں تاریخ کے اسباق و حوادث سے رہنمائی لیتے ہیں؟ خال خال--- اگرچہ انیسویں صدی عیسوی بھی بڑی ہنگامہ خیز تھی، تاہم بیسویں صدی تو اپنے انقلابات اور کش مکش کے حوالے سے گہرے اثرات کی حامل صدی شمار کی جا سکتی ہے۔

ایک اخبارنویس: محض خبرنگار، وقائع نگار یا تجزیہ نگار نہیں ہوتا، بلکہ آج کے زمانے میں تو اخبارنویس غالباً بہت سے حکمرانوں سے بھی زیادہ باخبر اور اثرانداز ہونے والی شخصیت شمار ہوتا ہے۔ عبدالکریم عابد، پاکستان کے ان قابل قدر اخبارنویسوں میں سے ہیں، جو گذشتہ نصف صدی سے بھی زائد عرصے میں متعدد حوادث اور اہم واقعات کا حصہ یا ان کے شاہد رہے ہیں۔ استغنا اور قلندری کے خوگر اس بزرگ اخبارنویس پر رب تعالیٰ کا خصوصی احسان ہے کہ عمر گزر گئی، مگر اصولی موقف پر کبھی سمجھوتا نہیں کیا۔ انھوں نے زمانے کو خبر دی اور خبردار بھی کیا۔ کسی مداہنت کے بغیر اپنوں پر بھی تنقید کی، مگر حکمت اور توازن کے ساتھ۔

جیسا کہ اُوپر بیان ہوا ہے کہ آج کا اخبارنویس، خبرنگار سے بڑھ کر، ایک بڑے نازک مقام پر ایستادہ دیدبان (OP) کی طرح ہے، جس کا سینہ رازوں کا خزینہ ہے۔ ممکن ہے یہ بات عام لوگوں کے لیے ایک عمومی سی بات ہو لیکن سفر آدھی صدی کا پڑھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ واقعی بیدار ذہن رکھنے والا اخبارنویس تاریخ اور لمحوں کے ساتھ قدم ملا کر چلتا ہے۔ یہ اعزاز کسی کسی کو نصیب ہوتا ہے کہ وہ اس سفر کی کلفتوں اور راحتوں میں دوسروں کو بھی شریک کرے۔

عبدالکریم عابد نے سفر آدھی صدی کا میں مشاہدات اور تجربات کی بنیاد پر حکمت سے بھرپور بیان و استدلال کے ساتھ بڑے اہم لمحوں کا تذکرہ دبیز پردوں سے نکال کر پیش کیا ہے۔ اگرچہ کتاب کا ہر باب ایک مکمل موضوع ہے، تاہم اس کے چند مرکزی موضوعات یہ ہیں: سقوط حیدرآباد دکن کا پس منظر اور پیش

منظر، کمیونسٹ پارٹی کی کھلی اور چھپی سرگرمیاں، ترقی پسند صحافیوں کی وارداتیں اور حکمت عملی، مہاجر سندھی سیاست کا ارتقا اور احوال، جماعت اسلامی کو درپیش چیلنج، پاکستان کی دستوری تاریخ کے اہم موڑ، بھٹو مرحوم کی سیاست کے پیچ وخم، وادی صحافت کے نشیب وفراز، ہندو سیاست کا شاخسانہ وغیرہ۔

عابد صاحب کے دانش ورانہ نکات و معارف کے حامل، چند مختصر اقتباسات: ○ پاکستان کی پرانی نسل کو قائد اچھے ملے، اور انھوں نے قوم کو خواب غفلت سے بیدار کرنے کے لیے بہت کچھ کیا۔ مگر نئی نسل کا المیہ یہ ہے کہ وہ قیادت سے محروم رہی، بلکہ اس کا واسطہ دجالوں سے رہا، جو اسے فریب پر فریب دیتے رہے۔ (ص ۱۳) ○ مولانا ظفر احمد انصاری نے قیام پاکستان کے بعد قائداعظم سے کہا تھا کہ "مسلم لیگ صرف پاکستان بنانے کے لیے تھی، پاکستان بن گیا، اس کا کردار ختم ہو گیا ہے]اب ختم کرنے کا اعلان کر دیجیے["۔ اگر اس تجویز پر عمل ہوتا تو لیگ کا مردہ خراب ہونے سے بچ جاتا (ص ۱۶۱)۔ ○ ایوب خان کو راستے سے ہٹانے کا منصوبہ سی آئی اے کا تھا، وہ پروچائنا]کمیونسٹ[گروپ کو استعمال کر رہی تھی۔ (ص ۲۳۴) ○ ایک تقریر میں معراج]محمد خاں[نے مودودی صاحب پر بدتمیزی کے ساتھ نکتہ چینی کی۔]ذوالفقار علی[بھٹو فوراً کھڑے ہو گئے اور کہا "یہ خیالات معراج کے ہیں میرے نہیں، میرے دل میں مولانا مودودی کا بہت احترام ہے"۔ (ص ۲۴۴)

عابد صاحب اختصار، جامعیت اور بلا کی سادگی و پرکاری کے ساتھ بڑے بڑے موضوعات کو ایک ڈیڑھ صفحے میں قلم بند کر دیتے ہیں، جس میں مطالعے کی وسعت، مشاہدے کی گہرائی اور موضوعات کا تنوع، قاری کو ان کا گرویدہ بنا لیتا ہے۔ اگرچہ یہ کتاب اُن کے کالموں کا مجموعہ ہے، مگر اس میں انھوں نے آپ بیتی سے بڑھ کر جگ بیتی تحریر کی ہے۔ اچھا ہوتا کہ کتاب کی مناسبت سے کچھ تکرار کو ختم کر دیا جاتا۔ پروفیسر شاہد ہاشمی مبارک باد کے مستحق ہیں کہ انھوں نے اس دستاویز کی پیش کاری میں دل چسپی لی، اور ارزاں قیمت پر ایک دل چسپ کتاب فراہم کرنے میں کامیاب رہے۔ (سلیم منصور خالد)

متبادل سودی نظام کے دعوے، استاد محمد طاسینؒ۔ ناشر: گوشۂ علم وتحقیق، کراچی۔ تقسیم کار: فضلی بک سپر مارکیٹ، اُردو بازار، کراچی۔ صفحات: ۱۸۰۔ قیمت: ۱۳۰ روپے۔

استاد محمد طاسین مصنف اور محقق کی حیثیت سے ایک معروف نام ہے۔ مولانا کی درجن بھر کتب اور کتابچے شائع ہو چکے ہیں۔ بعض موضوعات پر ان کی منفرد آرا ان کے دقتِ مطالعہ کی مظہر ہیں۔ مروجہ زمین داری نظام پر ان کا اپنا ایک نقطۂ نظر ہے، اور وہ پاکستان کی جاگیروں کو عشری کے بجائے خراجی زمینیں

قرار دیتے ہیں۔

زیرتبصرہ کتاب سود، اور غیر سودی بنک کاری وغیرہ کے حوالے سے ان کے مختلف مضامین کا مجموعہ ہے۔ اس کتاب میں: بنک کیسے وجود میں آئے، بنکوں کا تاریخی پس منظر اور سماجی کردار، غیر سودی بنک کو اسلامی تعلیمات کی روشنی میں چلانے کی عملی صورت اور سرمایے کی حیثیت وغیرہ شامل ہیں۔ مزید برآں کتاب میں پاکستان کے حوالے سے غیر سودی (نفع و نقصان کی بنیاد پر) بنک کے قیام کا شرعی نقطۂ نظر سے جائزہ، مضاربت کی بنیاد پر بنک کا قیام اور اس کی شرعی حیثیت پر گفتگو کی گئی ہے (ص ۱۷)۔

مولانا طاسین کی راے میں مضاربت کو اسلامی بنک کاری کی اساس نہیں بنایا جاسکتا کیونکہ ''مضاربت کا معاملہ معاشرے کے بعض مخصوص افراد سے تعلق رکھتا ہے اور انفرادی نوعیت کا معاملہ اجتماعی نوعیت کا معاملہ نہیں جس میں معاشرے کے سب افراد شریک ہو سکتے ہیں، لہٰذا بنک جیسے اجتماعی ادارے کی تشکیل مضاربت کی بنیاد پر کرنا درست نہیں قرار پاتا بلکہ غلط ہوتا ہے'' (ص ۲۶)

خلاصہ بحث کے طور پر مولانا طاسین لکھتے ہیں: ''اگر ہم واقعی صدقِ دل سے یہ چاہتے ہیں کہ ہمیں سود کی لعنت اور نحوست سے چھٹکارا ملے...... تو ہمیں پختہ عزم کے ساتھ اجتماعی طور پر یہ فیصلہ کرنا پڑے گا کہ ہم نے وطن عزیز پاکستان سے اس سرمایہ دارانہ معاشی نظام کا جڑ و بنیاد سے خاتمہ کرنا اور اکھاڑ پھینکنا ہے، جو فی الوقت ہمارے ہاں رائج اور بروے کار ہے، اور جس کے لازمی جز کے طور پر موجودہ بنک کاری کا ادارہ قائم ہے'' (ص ۳۴۳۲)۔ اس کے علاوہ مولانا نے بیمے کی شرعی حیثیت اور دیگر مسائل کی شرعی حیثیت و اہمیت پر بھی روشنی ڈالی ہے۔

مولانا مرحوم کی بعض آرا سے اختلاف بھی کیا جاسکتا ہے، اس کے باوجود تحقیقی حوالے سے مضامین کا یہ مجموعہ بہت سے اہم موضوعات کا احاطہ کرتا ہے اور قرآن و حدیث کے علاوہ فقہ کے حوالوں سے مزین ہے۔ (میاں محمد اکرم)

Milestones to Eternity [احوال قیامت]، محمد ابومتوکل۔ پتا: ذکی انٹرپرائزز، اے/۷/۴، بلاک ۱۱، گلشن اقبال، کراچی۔ صفحات: تقریباً ۴۰۰ [صفحوں پر شمار نمبر درج نہیں]۔ قیمت: ۴۰۰ روپے۔

یہ کتاب بنیادی طور پر موجودہ حالات کی روشنی میں علاماتِ قیامت کی تشریح پر مبنی ہے۔ اس سلسلے میں ۱۵۰۰ قرآنی آیات اور ۵۰۰ احادیث کے حوالے دیے گئے ہیں، اس کے ساتھ توحید، رسالت، نظامِ

صلوٰۃ' نظامِ زکوٰۃ' جنت' دوزخ' دجال اور اُمت کے سیاسی و اقتصادی مسائل' معیاری دعوت کا اسلوب وغیرہ کی وضاحت بھی کردی گئی ہے۔ مصنف کی بھرپور کوشش ہے کہ قرآنی آیات کی جامع تشریح اختیار کی جائے اور صرف متفق علیہ احادیث درج کی جائیں۔

مصنف نے جہاں بھی کسی عالم کی رائے درج کی ہے' بالالتزام اُس کا حوالہ دیا ہے جو قابلِ تحسین ہے۔ ابواب کے عنوانات عربی زبان میں ہیں اور ذیلی عنوانات انگریزی میں۔ باب اول: لایھدی القوم الظالمون' دوم: نصر من اللّٰہ' سوم: فتحٌ قریب اور چہارم: بشر المومنین' آخری باب تبصروں اور آرا پر مشتمل ہے۔

مصنف کا طریق عرب واعظین کا سا ہے جو کسی موضوع پر پہلے تو مسلسل آیاتِ قرآنی اور احادیث نبویہؐ بیان کرتے ہیں' پھر طویل تشریح' اور اس کے بعد نیا موضوع شروع ہو جاتا ہے۔ مصنف نے اپنے موقف کی وضاحت کے لیے حسب موقع گراف بھی دیے ہیں۔ اسلامی اصطلاحات کا اصل عربی نام برقرار رکھنے کی کوشش کی ہے۔ مصنف' محمد ابومتوکل کے بارے میں کوئی تعارفی نوٹ نہیں ہے۔ کتاب میں ناموں کے اخفا کا رجحان غالب ہے۔ البتہ نیوجرسی کی مسجد شہدا کے امام ذکی الدین شرفی کا نام اور تعارف مبصرین میں درج ہے۔ کتاب کا فونٹ انتہائی باریک ہے جو طبیعت پر گراں گزرتا ہے۔ (محمد ایوب منیر)

اے نیو ماڈل فار ہیلتھ اینڈ ڈزیزز' ڈاکٹر جارج وتھالکس' ترجمہ: ڈاکٹر ملک محمد مسعود یحییٰ۔ ناشر: ہومیو پیتھک فرٹیلیٹی کلینک' مین بازار' جوہر آباد ۴۱۲۰۰۔ صفحات: ۲۵۱۔ قیمت: ۱۵۰ روپے۔

مصنف ایک تجربہ کار یونانی اور آلٹرنیٹو نوبل انعام یافتہ معالج ہیں۔ انھوں نے سالہا سال کے عملی تجربے سے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ انٹی بیاٹک ادویہ کا غیر مستند اور بکثرت استعمال انسان کے مدافعتی نظام کو بے حد کمزور کر کے جسم پر مہلک اثرات مرتب کرتا ہے۔ دورِ جدید میں ایڈز اور ایسے ہی دوسرے امراض خبیثہ کا سب سے بڑا سبب ایلوپیتھک ادویات کا بے باکانہ استعمال ہے۔ وہ اس خطرناک صورت حال کا تدارک ہیومیو پیتھک طرز علاج میں پاتے ہیں۔ مصنف نے اپنی بات آسان زبان میں اعداد وشمار' تصویروں' ڈایاگراموں اور گرافوں کی مدد سے سمجھائی ہے۔ گوناگوں امراض سے نجات اور صحت مند زندگی آج کا بنیادی مسئلہ ہے' اس کے حل میں یہ کتاب مدد دیتی ہے۔ (رفیع الدین ہاشمی)

خواتین اسلامی انسائیکلوپیڈیا' ابوالفضل نور احمد۔ پتا: بی ۲۵' نیشنل آٹو پلازہ' مارسٹن روڈ' عقب رمپا

پلازہ' کراچی-۷۴۴۰۰۔ صفحات: ۷۰۳ (بڑی تقطیع)۔ قیمت: ۳۵۰ روپے۔ [کتاب منشورات' منصورہ' لاہور سے بھی دستیاب ہے]۔

مصنف کہتے ہیں کہ ''اس وقت اسلامی فکر کی ترویج کے لیے مختلف محاذوں پر کوششیں ہو رہی ہیں' اس کتاب کے ذریعے ہم بھی ان کوششوں میں شریک ہو رہے ہیں۔ اس کتاب میں اسلام کے بنیادی ارکان و آثار کی قرآنی فکر کی روشنی میں ایسی تفصیل شامل کی گئی ہے جو عبادات سے لے کر اخلاقیات تک اور سماجیات سے لے کر اقتصادیات تک تمام شعبوں میں مسلمانوں کی عملی طور پر رہنمائی کر سکے'' (ص ۲۷)۔ کتاب کے موضوعات و مباحث کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ نام کی مناسبت سے عورت اور خاندان سے متعلق چھوٹے بڑے امور و مسائل پر اسلامی نقطۂ نظر سے معلومات مہیا کی گئی ہیں۔ پہلا حصہ: ایمانیات' آثار اسلام' دوسرا: اخلاقیات اور معاشرت' تیسرا: ازدواجی زندگی کے شرعی مسائل' چوتھا: خواتین کی صحت' پانچواں: بچوں کی صحت و تربیت' چھٹا: عام صحت' احتیاط و علاج' ساتواں: متفرقات۔ اس طرح ہر موضوع پر تفصیل سے چھوٹی چھوٹی جزئیات مہیا کی گئی ہیں حتیٰ کہ دیمک کو ختم کرنے کا طریقہ' تنگ جوتے کو ٹھیک کرنے کا طریقہ اور چوہوں کو بھگانے کا طریقہ بھی---وغیرہ۔

اس کتاب سے ذہن بہشتی زیور کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ مصنف معترف ہیں کہ انھوں نے روشن فکر علما کی تحریری خدمات سے، ''پھولوں کا انتخاب کر کے ایک گلدستہ سجایا ہے''۔ فقہی سوالات کے جواب' عرب نیوز میں شائع ہونے والے عادل صلاحی کے جوابات سے لیے گئے ہیں (جو اسلامی طرز فکر کے عنوان سے کتابی صورت میں بھی شائع ہو چکے ہیں)۔ بہرحال اس کتاب کی جامعیت میں کلام نہیں' اور افادیت بہت وسیع ہے۔ یہ بکثرت اور بار بار پڑھی جانے والی کتاب ہے' مگر اس کی جلد مضبوط نہیں ہے۔ (ر-ہ)

تعارف کتب

☆ Speeches for An Inquiring Mind [ایک متجسس ذہن کے لیے چند تقریریں]' امتیاز احمد۔ الرشید پرنٹرز' پوسٹ بکس نمبر ۱۱۰۱' مدینہ منورہ۔ صفحات: ۱۶۲۔ قیمت: درج نہیں۔ مفت تقسیم کے لیے اسے مصنف کی اجازت کے بغیر بھی طبع کیا جا سکتا ہے۔ [مولف ۲۶ سال امریکہ میں مقیم رہے۔ تعلیم و تدریس سے وابستگی' مضمون فزکس دعوت اور خطباتِ جمعہ کے سلسلے میں وہاں پیش آمدہ تجربات کی روشنی میں ۲۹ موضوعات پر چھوٹے چھوٹے مضامین' جو خطبوں' تقریروں اور عمومی مطالعے کے لیے مفید و معاون۔ ہر موضوع پر بات قرآن و حدیث کے حوالے سے۔ چند موضوعات: تقریب نکاح' غیر مسلموں سے دوستی' قسمت اور تقدیر' لیلۃ القدر' مرد و زن کے فرائض' معراج' قبلہ'

برزخ، حیات بعدالممات، حلال وحرام، گناہ کبیرہ وصغیرہ، ماہ شعبان، تجسس، غیبت، بدگمانی، مریم، حضرت ابراہیمؑ کی آزمایشیں--- طباعت معیاری۔ اپنے موضوع پر بہت عمدہ چیز۔]

☆ **ذوقِ بیان**، صاحبزادہ طارق محمود۔ پتا: مکتبہ سید احمد شہید، اردو بازار، لاہور۔ صفحات: ۳۸۴۔ قیمت: ۱۷۵ روپے۔[۳۰ دینی موضوعات پر خطباتِ جمعہ کا مجموعہ، مثلاً بسم اللہ کی فضیلت، نماز، فضائل مکّہ و مدینہ، اتحادِ اُمت، آخری عشرہ، صلح حدیبیہ، والدین کے حقوق، زکوٰۃ، قربانی، ختم نبوت، قادیانی غیرمسلم کیوں وغیرہ]

☆ **ستاروں سے آگے**، سلطان فریدی۔ ناشر: اذانِ سحر پبلی کیشنز، ۴۲ چیمبرلین روڈ، لاہور۔ صفحات: ۱۱۲۔ قیمت: ۴۵ روپے۔[کسی دوسرے کے مصرعے پر اپنا مصرع یا بند لگانا ''تضمین'' ہے۔ سلطان فریدی نے علامہ اقبال کی منتخب نظموں کو متضمن کیا ہے، مثلاً: ؎

ساری زمیں ہماری، کل آسماں ہمارا — کوہ و دمن ہمارے، ہر گلستاں ہمارا
صحرا یہاں ہمارا، دریا وہاں ہمارا — ''چین وعرب ہمارا، ہندوستاں ہمارا
مسلم ہیں ہم وطن ہے سارا جہاں ہمارا''

ایک جذبہ اخلاص ومحبت کے ساتھ اور انکسارانہ، تضامینِ اقبال کے ذخیرے میں قابلِ قدر اضافہ ہے۔]

☆ **عالم گیر اُمت اور فرقہ بندی**، محمد نواز۔ ناشر: راوی پبلشرز، ۱۶- الفضل مارکیٹ، ۱۷ اُردو بازار، لاہور۔ صفحات: ۷۶۔ قیمت: ۳۰ روپے۔ [اہل حدیث اور احناف میں دین کی بنیادوں میں فروعی مسائل میں تاویل وتعبیر کا اختلاف ہے۔ سقوطِ خلافتِ راشدہ، ملوکیت کے غلبے اور معتزلہ کی عقل پرستی نے فرقوں کو فروغ اور فتنوں کو ہوا دی۔ محدثین، فقہا اور اہلِ تصوف کی کاوشیں بھی کارگر نہ رہیں۔ آج مسالک تو بہت ہیں مگر اقامت دین، فریضۂ شہادتِ حق، اسلامی حکومت کے قیام اور اُمت مسلمہ کے عالمی منصبِ اقامت کی بحالی جیسے مقاصد واہداف کا کہیں نام ونشان نہیں--- قرآن اور سیرتِ طیبہ کی روشنی میں اصولی اور عالمانہ بحث۔]

☆ **یادیں**، نذیر حسین۔ ناشر: کلاسیک ۴۲ ۵ شاہراہ قائداعظم، لاہور۔ صفحات: ۱۶۰۔ قیمت: ۱۵۰ روپے۔ [ایک میڈیکل ڈاکٹر کے بے ساختہ ''احساسات، کیفیات اور جذبات''۔ ''حقیقت کی تلاش، عشق رسولؐ کی جھلکیاں، معاشرتی ناہمواریاں، منافقت سے نفرت، عہدحاضر کی ناقدری، انسانی اقدار وروایات کی ٹوٹ پھوٹ، ہجر، وصال، دکھ، درد جیسے موضوعات''، پر سیدھی سادی نظمیں اور غزلیں۔]

☆ **سوانح حضرت مولانا مفتی محمود**، مولانا عبدالقیوم حقانی۔ ناشر: القاسم اکیڈمی، جامعہ ابوہریرہ، برانچ پوسٹ آفس خالق آباد، نوشہرہ (صوبہ سرحد)۔ صفحات: ۳۳۶۔ صفحات: ۱۲۰ روپے۔ [مولانا مفتی محمودؒ کی شخصیت، پاکستان کے دینی اور سیاسی حلقوں میں محتاجِ تعارف نہیں۔ ان کی عمر دینی علوم کی تدریس میں گزری، جمعیت العلما اسلام کے ممتاز رہنما اور صوبہ سرحد کے وزیراعلیٰ رہے۔ ۱۹۷۷ء کی بھٹو مخالف تحریک میں' تین رکنی وفد کے قائد کی حیثیت سے انھیں بین الاقوامی شہرت ملی۔ زیرنظر سوانح میں ان کے اوصافِ حمیدہ، علمی عظمت، فقروقناعت اور دیگر گوناگوں شخصی خوبیوں کو اجاگر کیا گیا ہے جو اپنی جگہ بہت خوب ہیں۔ لیکن اس سے ان کی ذہنی نشوونما اور سیاسی زندگی کی تفصیل اور اس کے نشیب وفراز کی

پوری عکاسی نہیں ہوتی۔ بہرحال عقیدت مندانہ انداز میں مولانا مفتی مرحوم کی شخصیت کا یہ ایک عمدہ مرقع ہے۔]